محمد ارسلان زاہد

صدیقؓ اور صدیقہؓ تسلی دیتے ہیں

(بیاد: حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ)

اپنے محبوب سے محبت کس کو نہیں ہوتی؟ سچا عاشق ہی وہی ہوتا ہے جو اپنے محبوب کے دلفریب تذکروں سے دل بہلاتا ہو۔ اسے دیکھنے اور سامنے پانے کی آرزو ہر وقت اُسے تڑپائے رکھتی ہو۔ جس کے پاس جا کر وہ اردگرد کے حالات سے بے نیاز ہو جاتا ہو۔ اُس کی گفتگو سن کر جس کی قوت شنوائی بھی فخر کرتی ہو۔ اسے دیکھ کر جس کی آنکھوں کو گویا قرار آ جاتا ہو۔ اُسے چھو کر جو اپنی چاہتوں کا ارمان پورا کرتا ہو۔ وہ جو دیدار یار سے محروم ہو تو اسے اپنے بھی پرائے لگتے ہوں، اس کی آنکھیں گویا بے قراری کی گہری دلدل میں پھنس کر رہ گئی ہوں۔ اس کی شنوائی کو اپنے محبوب کے تذکروں کے علاوہ ہر تذکرہ بوجھ محسوس ہوتا ہو۔

آج کچھ ایسی ہی صورت حال سے میں خود دوچار ہوں۔ وہ جس کو دیکھنے اور سننے کی تڑپ دور دور کا سفر کرنے پر مجبور کر دیتی تھی، آج خود تڑپ رہی ہے۔ وہ جس کی روشن جبیں دیکھ کر گویا دل کو قرار آ جاتا تھا، وہ جس کی چمکدار آنکھوں سے آنکھیں چار کر کے خوشی و مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا تھا۔ انہیں آنکھوں کو دیکھ کر تلاش منزل کا سفر رکنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ اس کے پیارے لب جو ہر وقت مدح اصحاب رسول ﷺ کے مقدس تذکروں سے تر رہتے تھے، وہ جب کھلتے تو میرے اس محبوب کے موتیوں سے زیادہ چمک دار دانت اس کے چہرے کو چار چاند لگا دیتے۔ پھر آنکھوں کو جھپکنا بھول جاتا تھا۔ فکر و نظر کے سارے راستوں کا رُخ اسی محبوب کے حسین اور دلربا چہرے کی طرف ہو جاتا تھا لیکن آہ......

آج مجھے رحلتِ نبوی ﷺ کے موقع پر امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تلوار نکال کر اعلان کرنے کی حقیقت کا ادراک ہوا۔ آج ہی اُس حقیقت سے آگاہی ہوئی کہ اصحابِ پیغمبر ﷺ کا اس وقت غم زدہ ہو کر خاموش ہو جانا کن وجوہات سے تھا۔ یہ اُن کا عزم و استقلال ہی تھا کہ انہوں نے اوسان ہی خطا کئے تھے، زندگی کی بازی نہیں ہاری تھی۔

آج اُن مقدس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام لیواؤں پر بھی کچھ اُسی طرح کیفیت طاری ہے۔ ہر آنکھ اشک بار ہے، ہر دل مغموم ہے، ہر قدم لرزیدہ ہے، ہر زبان پر کپکپی طاری ہے اور ہر وجود شدت غم سے نڈھال ہے۔ لیکن رحلتِ نبوی ﷺ کے موقع پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تسلی سے بھرے ہوئے الفاظ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب ڈھارس کا کام کرتا ہے کہ لوگو! تم میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا وہ بھی جان لے کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ پھر اس کے بعد قرآن مقدس کی آیت پڑھی جسے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جنون کو قرار ملا۔

صدیقۂ کائنات اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ تاریخی شعر جو انہوں نے نبوت کی جدائی پر مغموم ہوکر فرمایا تھا، آج عشاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے انتہائی تسلی وتشفی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ شعر کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ اگر دنیا میں کسی فردِ واحد کو بھی ہمیشہ زندہ رہنا ہوتا تو وہ محمد عربی ﷺ کے علاوہ دوسرا کوئی نہ ہوتا۔

مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کسی بھی المناک سانحہ سے کم نہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ انہوں نے اپنے وقت پر داعیٔ اجل کو لبیک کہا ہے۔ اگر دشمن کی خواہش پر انہوں نے زندگی کی بازی ہارنی ہوتی تو بہت پہلے قتل ہو چکے ہوتے۔ میرا خیال یہ ہے کہ جنت کا یہ راہی زندگی کے پرخطر راستوں پر چل چل کر تھک چکا تھا۔ رب العزت نے اسے اس کے ساتھیوں کے ہمراہ جنت پہنچا کر اس کی تھکاوٹ دور کرنے کا خوب انتظام فرمایا ہے۔ لیکن وہ جاتے ہوئے اپنے قاتلوں اوران کے سرپرستوں کو اپنے کفر سمیت دوزخ میں پہنچانے کا بندوبست بھی کر گیا ہے۔

تمنا

تمناؤں کے صحرا میں کھڑا ہوں
تمناؤں کا دریا سامنے ہے
تمنا ایک مجھ میں بھی بسی ہے
مگر یہ بے بسی سی بے بسی ہے
قدم اب ڈولتے ہیں
سانس بھی اُکھڑی ہوئی ہے
ریت بھی پاؤں کے نیچے سے کھسکتی جارہی ہے

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری علیہ الرحمۃ
(انتقال سے پانچ روز قبل۔ ہفتہ ۶ رنومبر ۱۹۹۹ء)
(۴ بجے شب) نشتر ہسپتال ملتان

عمر فاروق ہارڈ ویئر اینڈ مل سٹور
عمارتی وصنعتی سامان، ہارڈ ویئر، پینٹس، ٹولز، بلڈنگ میٹریل
گورنمنٹ سے منظور شدہ کنڈے، باٹ وپیمانہ جات
صدر بازار، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462483